## سوال

(289) عدت کہاں گزارے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بیوی کو ایسے آشیانہ میں چھوڑ کر سفر آخرت پر روانہ ہوا جہاں عزت و آبرو اور جانی تحفظ نہیں ہے۔ اس کا ذاتی مکان یا ترکہ بھی نہیں، کیا اس کی بیوی اس پر وحشت ماحول اور اجنبی گردو پیش میں عدت کے ایام گزارے یا اپنے والدین کے ہاں عدت گزارنے کی اجازت ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، حدیث کی روشنی میں اسے درج ذیل امور کی پابندی کرنا ضروری ہے:

جس گھر میں خاوند کی وفات کے وقت رہائش پذیر ہو وہیں چار ماہ دس دن گزارنا یا حمل کی صورت میں وضع حمل تک وہاں رہنا ضروری ہے۔ اس گھر سے بلاوجہ باہر رہنا جائز نہیں ہے۔

اسے خوبصورت لباس پہننے کی بھی اجازت نہیں ہے بلکہ سادہ لباس زیب تن کر کے یہ دن گزارے جائیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

دوران عدت سونے چاندی اور ہیرے جواہرات وغیرہ کے زیورات بھی نہیں پہننا چاہیے، یعنی ہار، کنگن اور انگوٹھی وغیرہ انہیں زیورات میں شامل کیا جاتا ہے لہٰذا ان کے استعمال سے اجتناب کرے۔

خوشبو اور دیگر عطریات کے استعمال سے بھی پرہیز کرے لیکن حیض سے فراغت کے بعد بو دور کرنے کے لئے خوشبو وغیرہ استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔

سرمہ اور پاؤڈر وغیرہ جو کہ چہرے کی زیبائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، انہیں بھی استعمال نہ کیا جائے، البتہ غسل کرتے وقت صابن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے علاوہ کچھ پابندیاں خودساختہ ہیں، مثلاً: کسی سے بات چیت نہ کرنا، ہفتہ میں صرف ایک بار غسل کرنا، گھر میں ننگے پاؤں چلنا یہ سب خرافات ہیں۔ اگر حالات سازگار ہوں تو بیوہ کا اس مکان میں عدت کے ایام پورا کرنا ضروری ہے، خواہ وہ اس کی ملکیت نہ ہو، جیسا کہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے میکے جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میرے خاوند نے اپنا ذاتی مکان یا نفقہ نہیں چھوڑا تھا۔ آپ نے اجازت دیدی۔ جب واپس جانے لگی تو آپ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: ''تم اپنے پہلے مکان میں ہی رہو حتی کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔'' چنانچہ میں نے عدت کے

ایام اسی سابقہ مکان میں ہی بسر کیۓ۔ [ابوداوٴد، طلاق : ۲۳۰۰]

اس حدیث کی روشنی میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارنی چاہیے لیکن بعض اوقات عدت گزارنے والی عورت میں یا اس گھر کے متعلق کوئی اضطراری حالت پیدا ہوجاتی ہے : مثلاً : جان ومال کا خوف ، عزت وآبرو کا ڈر، مکان کا انہدام ، گردوپیش میں فاسق ، فاجر لوگوں کا رہنا جہاں اس کی جان ، عزت ، آبرو کو خطرہ لاحق ہو توایسے حالات میں وہاں سے منتقل ہونا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دوسری رہائش میں منتقل ہوکر وہ ان احکام کی پابندی کرے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۔

صورت مسئولہ میں اگر واقعی ایسے ہی حالات ہیں ، جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے تو بیوہ کواپنے والدین کے ہاں ایام عدت گزارنے کی اجازت ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’اللہ کسی کو طاقت سے بڑھ کر زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے‘‘ ۔ [۲/بقرہ : ۲۸۶]

ایسے حالات میں بیوہ کا اپنے خاوند کے گھر قیام رکھنا اسے مشقت میں ڈالنا ہے ،تاہم بہتر ہے کہ اس کی والدہ یا بھائی یا کوئی اور محرم بیوہ کے ساتھ خاوند کے گھر میں رہائش رکھ لے تاکہ نصوص کی خلاف ورزی نہ ہو اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسے وہاں سے اپنے میکے منتقل ہونے پر کوئی مواخذہ نہیں ہو گا ۔ محقق ابن قدامہ نے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا ہے ۔ [مغنی ابن قدامہ ۱۱/۲۹۲]

عرب شیوخ نے بھی ایسے حالات میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر سے باہر عدت کے ایام پورے کرنے کی اجازت دی ہے ۔ (فتاویٰ نکاح وطلاق ،۴۷۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

# فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:304**